اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۴۰) مطبوعہ ۷- اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ع بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

سُناجاتا ہی- کہ بعض مسلمانوں نے مکرر میمویل گورنمنٹ عالیہ کے پاس درباہ انسداد اشاعت اُمہات مومنین روانہ کیا ہی- محمدی صاحبان کیوں نہیں مولوی ابوسید حسین بٹالوی کے خاص وعام مخاطب مسیحیان تحدی کو یاد فرماتے ہیں- جو صاحب مذکور نے اپنے خطبہ میں تمام جلسہ مذاہب لاہور میں پڑھا اور مابعد اُس کو اپنے رسالہ اشاعۃ السنت میں عام اشتہار کے طور پر شایع کیا تھا- کیوں نہیں مسلمانی انجمنوں میں بروقت اُس بیباکانہ تحدی کے بارہ میں چرچہ ہوا اور اُس کو رد کا گیا- کیا خاموشی صورت رضامندی تھی- لہذا اب جب کہ ایک شخص نے عیسائیوں میں سے مرد میدان بنکر اُس تحدی کو قبول کرلیا اور اُس کے جادو کو توڑا اور محمد صاحب کو اسلامی تاریخ کی معتبر واقتضائے بنیاد پر غیر معصوم ثابت کیا تو مناسب حال یہہ تھا- کہ مولوی صاحب مذکور یا تو محمد صاحب کو بیگناہ ثابت کرتے اور مصنّف کتاب ہذا کا معارضہ کرتے اور یا اپنے موعودہ انعام مبلغ دو ہزار روپیہ کے عطیہ کا ایفا کرتے منجملہ اس کے سلسلہ مناظرہ اس امر کے تعلق مسلمانی دنیا میں شروع ہوگیا ہی- چنانچہ سرسید احمد صاحب نے مرنے کے پہلے کتاب مذکور کا جواب تحریری بنام ازواج مطہرات دیا- اور اُس کا جواب الجواب بھی مصنف گمنام کی طرف سے ابھی نور افشاں پریس سے شایع ہوچکا ہی- اور سُناجاتا ہی کہ بہت سے دیگر جوابات اہل اسلام کے علما کی طرف سے مرتب اور تیار ہوکر شایع ہونے والے ہیں- تو پھر بھلا ہر کس بخیال خویش خطبے دارد- کا مضمون مسلمانی دنیا میں کیوں جاری ہی- اور کیوں گورنمنٹ کی پناہ ڈھونڈی جاتی ہی اور قانونی زنجیر لگائی جاتی ہی- اگر یہہ کہا جاوے کہ کتاب کی طرز تحریر قابل اعتراض ہی تو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر ایک مصنف کی اپنی اپنی خصوصیت تحریر ہوتی ہی کوئی تو کالے کو سفید کر دکھاتا ہی اور کوئی کالے کو کالا سیاہ دکھاتا ہی- اگر طرز تحریر کو جرم کی مد میں گردانا بھی جاوے- اور اُس کی آڑ میں ہوکر نفس مضمون سے پہلو تہی کی جاوے تو یہہ محض عقب نمائی اور لاجوابی کتاب کا اظہار ہی- ہماری رائے میں تو اہالیان اسلام کے اِس فعل نے ہماری کتاب کو وہ وقعت اور اہمیّت بخشی ہی جو شاید اس کو اہل اسلام اور اہل نصارہ کے سوا اور لوگوں کی آنکھوں میں کسی اور طرح حاصل نہ ہوسکتی- لازمی ہی کہ اِس طرز کی کتاب مسلمانوں کی آنکھوں میں مثل ایک خار ہو- مگر اُس کا علاج بے فایدہ واویلہ بے سود شور وغل نہیں ہی- چاہئے کہ اپنی عقل و ہوش کو فراہم کرکے ادراک اور شناسائی کی عینکیں چڑھاکے اپنی اُن کتب سے امداد لیں جنکے بھروسے پر مولویصاحب مذکور نے وہ تحدی اس بیباکانہ طور پر دی تھی اور آنحضرت کو معصوم ثابت کریں +

نُورافشاں

پادری ای۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب } اسسٹنٹ

پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب } ایڈیٹرز

مُبارک اُمید

باب ہشتم

بڑی مصیبت

مخالف مسیح کی حکومت کے تعلق میں ایک اور نتیجہ اور حادثہ وقوع میں آویگا جس کی بابت صحف انبیا اور عہد جدید کے نوشتوں میں کہیں کہیں بیانات پائے جاتے ہیں۔ اکثر اِس حادثہ کو "بڑی مصیبت" کہا ہے لیکن اگر ہم غور سے اِس مضمون کا امتحان کریں تو معلوم ہوگا کہ اُس آزمائش کے خوفناک وقت کی یہہ ایک شکل اور حالت ہوگی جس میں سے اُس زمانہ کے لوگوں کو گذرنا پڑیگا۔ حق تو یہہ ہے کہ وہ حادثہ یہودیوں اور غیر اقوام کے واسطے بے مثل تکلیف کا وقت ہوگا اور ہمارا ارادہ ہے کہ اِس مضمون پر قدرے روشنی جو نوشتوں میں موجود ہے جمع کریں اور یہہ ظاہر کریں کہ وے مقدس جنکو اِس جلتی بھٹی میں سے گذرنا پڑیگا کون ہیں۔

اوّل۔ یہودیوں کے لئے تکلیف کا وقت۔ یرمیاہ نبی اِس کا صاف صاف ذکر کرتا ہے اور اِس کو روشن اور واضح طور سے سمجھنے کے واسطے ہم اُس کی کتاب کے اُس مقام کا معہ اُس کے تعلقات کے جس میں اِس کا ذکر موجود ہے اقتباس کرتے ہیں "کہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے ساری باتیں جو میں نے تجھ سے کہیں تو کتاب میں لکھ کہ دیکھ وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں اپنی قوم اسرائیل اور یہوداہ کے اسیروں کو پھر لاؤنگا خداوند کہتا ہے اور میں ایسا کرونگا کہ وے اُس زمین میں جسے میں نے اُن کے باپ دادوں کو دیا تھا پھر آویں اور اُس کے مالک ہوویں اور یہہ وے باتیں ہیں جو خداوند نے اسرائیل اور یہوداہ کی بابت کہیں کہ خداوند یوں کہتا ہے ہم نے ہڑبڑی کی آواز سُنی خوف ہوتا اور سلامتی نہیں ہے اب پوچھو اور دیکھو کیا کسی مرد کو درد زہ لگا کیا سبب ہے کہ میں ہر ایک مرد کو جننے والی عورت کی مانند اپنے ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے دیکھتا ہوں اور سب کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔ ہائے کہ وہ دن بڑا ہے یہاں تک کہ اُس کی مانند کوئی نہیں وہ یعقوب کی مصیبت کا وقت ہے پر وہ اُس سے رہائی پاویگا اور اُس دن ایسا ہوگا رب الافواج کہتا ہے کہ میں اُس کا جُوا اُس کی گردن پر سے توڑونگا اور اُس کے بندھنوں کو کھول ڈالونگا اور بیگانے پھر اُس سے خدمت گذاری نہ کروائینگے پھر وے خداوند اپنے خدا کی اور اپنے بادشاہ داؤد کی جسے میں اُن کے لئے برپا کرونگا خدمت کرینگے" (یرمیاہ۔ ۳۰: ۲ سے ۹ تک)

اِس مقام میں تین باتیں صاف نظر آتی ہیں اوّل یہہ کہ جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں قوم اسرائیل اپنے وطن موعود میں بحال ہونگے۔ دوم یہہ کہ کم از کم (اگر تمام قوم نہیں) بہتوں کی بحالیت کے بعد بے مثل مصیبت مُلک میں آویگی اور سوم یہہ کہ آخر کار اُن کی خلاصی اور مبارکبادی کا وقت آویگا۔ اِن تینوں باتوں کے تعلقات سے اُن کی مصیبت کا زمانہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہہ اُن کی بحالیت کے بعد اور خداوند کے ظہور جلیل سے پیشتر وقوع میں آویگی۔

اگر ہم دانیال کے صحیفہ پر غور کریں تو اِس نبی کی شہادت بھی ایسی ہی پاوینگے۔ جھوٹے مسیح کے کاموں کا ذکر کرنے کے بعد (دانیال ۱۱: ۳۶ سے ۴۵ تک) میں یوں کہتا ہے "اور اُس وقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے لوگوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہے اُٹھیگا اور ایسی تکلیف ہوگی جو اُمّت کی ابتدا سے لیکر اُس وقت تک کبھی نہ ہوئی تھی اور اُس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا نجات پاویگا" (دانیال ۱۲: ۱) پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب وے اپنے وطن میں ہونگے اور جھوٹے مسیح کے عمل کے وقت اور غالباً خداوند کے اپنے مقدسوں کو لے جانے کے بعد اور اُس کے ظہور جلیل سے پیشتر یہودی لوگ ایسی مصیبت کے زمانہ میں سے گذرینگے جو پیشتر کبھی نہ ہوا تھا۔

ہمارا خداوند بھی اِس بات کا ذکر کرتا ہے جب شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ "یہہ باتیں کب ہونگی اور تیرے آنے اور دنیا یا زمانہ کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے" خداوند نے اِن سوالوں کا جواب اُن کو اطلاعاً یوں دیا "پس جب تم اُس ویران کرنے والی مکروہ چیز کو جس کی خبر دانیال نبی نے دی پاک جگہہ میں کھڑے دیکھوگے (جو پڑھے سو سمجھ لے) تب جو یہودیہ میں ہو پہاڑوں پر بھاگ جائے اور جو کوٹھے پر ہو نہ اُترے کہ اپنے گھر سے کچھ نکالے وغیرہ وغیرہ سو تم دعا مانگو کہ تمہارا بھاگنا جاڑے میں یا سبت کے دن نہ ہو کیونکہ اُس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ کبھی اب تک ہوئی ہے اور نہ کبھی ہوگی اور اگر وے دن گھٹائے نہ جاتے تو ایک تن نجات نہ پاتا پر برگزیدوں کی خاطر وے دن گھٹائے جائینگے" (متی ۲۴: ۱۵ سے ۲۲ تک نیز مرقس ۱۳: ۱۴ سے ۲۰ تک دیکھو)

یہہ نوشتہ کئی وجوہات سے نہایت نتیجہ آور ہے اِس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ مذکورہ بڑی مصیبت کا تعلق اُس حادثہ سے جس کی خبر دانیال نبی نے دی اور مخالف مسیح کے

ساتھ ہی نیز اس بے مثل تکلیف کا زمانہ اور اُس کا سبب اِس سے معلوم ہو جاتا ہی (دانیال ۱۲: ۱۱ اور ۹: ۲۷ دیکھو) اب اِن چند نوشتوں کا مقابلہ کرنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہی کہ یہودیوں کی بحالیت کے بعد جیسا پہلے وے انٹی اوکس ایپی فینیس (Antiochus Epiphanus) کے ایام میں شمال یعنے سریا کے بادشاہ کے ظلم اور مخالفت کے سبب سے مصیبت زدہ تھے (دانیال ۱۱: ۱۲ سے ۳۱ تک دیکھو) اب بھی ایسی حالت میں وے حفاظت کے واسطے پہلے "جانور" یعنے بحال شدہ رومی سلطنت کے سردار کے ساتھ عہد و پیمان کرینگے۔ دانیال نبی اِس ہی بات پر اشارہ کرتا ہی کہ "وہ (یعنے رومی بادشاہ) ایک ہفتہ یعنے برسوں کے ہفتہ یعنے سات سال کے لئے بہتوں کے ساتھ یعنے اُن خاص بہتوں کے ساتھ ایک عہد نہ کوئی خاص عہد بلکہ ایک عہد قایم کریگا مگر ہم کو خبر دی گئی ہی کہ "ہفتہ کے بیچ وہ ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کریگا" (دانیال ۹: ۲۷)۔ جو عہد کہ اِس بادشاہ نے یہودیوں کے ساتھ قایم کیا تھا شرط اُس کی یہہ تھی کہ وہ اُن کی دینی رسومات اور قربانیوں کے بجا لانے میں اُن کی حفاظت کریگا مگر اب وہ مخالف مسیح کے ساتھ ملکر اپنے عہد سے جھوٹا اور بے وفا ہو جاتا ہی اور حکم دیتا ہی کہ روز مرّہ کی قربانی موقوف اور ویران کرنے والی مکروہ چیز پاک جگہہ میں قایم کی جاوے (دانیال ۱۲: ۱۱) یعنے ایک بُت ہیکل میں کھڑا کیا جاتا ہی (۲۔ تسلنیقیوں ۲: ۴ نیز مکاشفات ۱۳: ۱۱ سے ۱۷ تک دیکھو) اُس نوشتہ میں جو ہم نے اقتباس کیا ہی ہمارا خداوند اِس ہی پر اشارہ کرتا ہی "اور ویران کرنے والی مکروہ چیز" کا پاک جگہہ میں استادہ کیا جانا ایک نشان بتلاتا ہی کہ دیندار بقیہ جو اُس وقت یروشلیم میں موجود ہوگا اِس نشان کو دیکھکر بھاگ جاوے اُس وقت ایک حکم اِس مضمون کا جاری کیا جاویگا کہ تمام اُس مورت کی پرستش کریں جو خدا کی جگہہ اور حق کو چھین لیگی اور اِس کے ساتھ ساتھ ہی مصیبت کا وقت شروع ہوگا اور یہہ مصیبت اُن لوگوں پر نہایت ہی سختی کے ساتھ پڑیگی جو اِس حکم کو ماننے سے انکار کریں گے یعنے یہودیوں پر اور تمام دنیا پر اُس کی سختی محسوس کی جاویگی جیسا ہم آگے بڑھکر بیان کریں گے۔

خدا کے رحم میں اِس جلتی آزمائش کا وقت نصف ہفتہ تک محدود کیا گیا ہی اور ساڑھے تین سال تک جاری رہیگا۔ یہہ وہ بیالیس مہینے یا بارہ سَو ساٹھ دن ہیں جن کا ذکر مکاشفات میں بہت دفعہ آیا ہی۔ یہہ دو گواہوں کی شہادت (مکاشفات ۱۱ باب) اور الہی عدالتوں اور اُن آفتوں کے ساتھ جو اُن میں شامل ہیں ہم زمانہ ہوگا اور اِس ہی وقت میں ابلیس بھی جو زمین پر گرایا جاویگا عورت کی نسل کے بقیہ کے برخلاف جو خدا کے حکموں کو مانتے اور یسوع کی شہادت کو محفوظ رکھتے ہونگے اپنے بڑے غضب کو قوی کر دیگا (مکاشفات ۱۲: ۹ سے ۱۷ تک) یہہ وہ پُرانا سانپ ہی جو "جانور" کو طاقت اور اختیار دیتا ہی یعنے جو رومی بادشاہت کے سردار کے کانوں کو تحریک دیتا اور خدا کے لوگوں کے برخلاف مخالفِ مسیح کو آمادہ کرتا ہی۔ اِن باتوں کے اجتماع اور مقابلہ سے کسی قدر معلوم ہو سکتا ہی کہ وہ بے مثل مصیبت کیسی ہوگی۔ اِس مصیبت کا شروع اور اجرا اور غلبہ شیطانی ہی اور اِس میں ہر قسم کا دُکھ اور تکلیف شامل ہی جو شیطان کے غصّہ اور نفرت سے پیدا اور تیار ہو سکتا ہی مگر خدا اُس کو یہودی قوم کی اُس کبیر شرارت کی سزا کے لئے کہ اُنہوں نے اپنے مسیحا کو رد کیا تھا کام میں لاتا ہی۔ اگر ہم یہہ کہیں کہ دیندار لوگ باوجود روح کی تاثیر کے اُس مصیبت کے سبب سے خدا کی مہربانی کو کسی قدر بھول جائیں گے تب ہم خداوند کے ان الفاظ کو قدرے سمجھ سکیں گے جو اُس نے فرمائے "کیونکہ اُس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک نہ کبھی ہوئی ہی اور نہ کبھی ہوگی"۔ جیسا آگے بیان ہو چکا ہی یہہ مصیبت خصوصاً یہودیوں پر پڑیگی۔ جو مقامات ہم نے یرمیاہ اور دانیال سے اقتباس کئے ہیں واضح اور صاف ہیں اور دلالت کرتے ہیں اور ہمارا خداوند دانیال نبی کے بیان پر صاف طور سے اشارہ کرتا ہی۔ علاوہ اِس کے خداوند کے جواب میں کئی ایک ایسے نشانات ہیں کہ شک کو جگہہ نہیں رہتی کہ اُس وقت خداوند کی نظر میں بھی یہی قوم تھی جو اُس بڑی مصیبت سے تعلق رکھتی ہی۔ اُس قوم کی ماضی تواریخ اور اُس بھاری شرارت سے کہ اُنہوں نے اپنے مسیحا کو صلیب پر قتل کیا تھا ہم خیال کر سکتے ہیں کہ اُس مصیبت کا سبب اور مطلب و غرض کیا ہی اور ساتھ ہی اِس کے اِس بات کو مدنظر رکھنے میں بڑی خوشی حاصل ہوتی ہی کہ جہاں کہیں اُس مصیبت کا ذکر آیا ہی اِس کے ساتھ ہی فوراً خدا کے برگزیدوں کے بقیہ کی خلاصی اور مبارکبادی بھی مذکور ہی۔

مراسلات

یوروپین مشنری اور دیسی کلیسیا

ہمارا پہلا مضمون ۲۹ جولائی ۱۸۹۶ء کے نور افشاں میں شایع ہوا تھا۔ اور دوسرا ۱۲ اگست کے پرچہ میں۔ گویا اب ہمارے مضامین کو چھپے پورے دو ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ہمارا یہہ کہنا غلط نہیں کہ مصلحتی و آخری رپورٹ نور افشاں کے دوست و دشمن جو کچھ اُن کے دل میں ہمارے مضامین کے مخالف یا

مطابق تھا اب کہہ چکے ہیں۔ اِس مضمون کے متعلق اب یہہ آخری تحریر ہم دفتر نور افشاں میں بھیجتے ہیں۔ جو کچھ ہمارے مضامین کے برخلاف مختلف اصحاب نے لکھا ہے وہ اِس وقت ہمارے سامنے موجود ہے اور ہم نے اُس کو بغور مطالعہ کیا ہے۔ ہمارا یہہ مضمون جواب الاجوبہ ہے۔ امید ہے کہ تمام صاحبان جنہوں نے اپنی تحریرات میں ہم کو یاد فرمایا ہے۔ اِس کو اچھی طرح پڑھیں گے اور انصاف فیصلہ کریں گے کہ جو کچھ ہم نے مسیحی کی نسبت عرض کیا تھا وہ سچ ہے یا غلط۔ ہمیں کامل امید ہے کہ تمام اصحابِ عدل نے ہمارے مضامین اور اُن کے جوابات کو لائق طور پر پڑھا ہوگا اور اِس امر کی نسبت وہ عمدہ رائے دے سکیں گے کہ جو جوابات دئے گئے ہیں اُن سے ہمارے دعووں کا صدق یا کذب کس قدر ثابت ہوا ہے۔

مسیحی اور اُس کے اڈیٹروں کے ہم گہرے دوست ہیں اور مشنریوں سے ہم کو بڑی محبت ہے۔ فریقین میں سے نہ کسی کے ہم دشمن ہیں اور نہ کسی کے وکیل۔ صداقت کا بیان کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہم خوشی سے کہتے ہیں کہ مسیحی کا طرز کچھ بدلا ہوا نظر آتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گو اُس نے ہمارے مضمون کو ناپسند کیا ہے اور ہم کو گدھے کے لقب سے یاد کیا ہے تاہم ہماری تحریر کا فائدہ اُس پر ہوا ہے۔ ستمبر کے مسیحی میں جو مضمون نکلا ہے وہ واقعی سونے کے حروف میں لکھے جانیکا مستحق ہے۔ خیر یہی ہماری غرض تھی اور وہ پوری ہو گئی۔ آیندہ کے لئے ہم بالخصوص مسیحی کو اور بالعموم ہر اُودھی ہانکنے والے کو آگاہ کرتے ہیں کہ اِس میدان میں انصاف اور فکر کے ساتھ قدم مارے۔ ورنہ ہمارے قلم کا تازیانہ اُس کی تواضع کریگا۔ ہم اندھے نہیں اور انگریزوں کے نقصوں کو خوب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اپنے ہندوستانی بھائیوں کی روحانی اور تمدنی حالت سے بھی خوب واقف ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ نقطہ چینی کے وقت دونوں فریقوں کی اصلی حالت کا لحاظ رکھا جائے۔ اور بے تگی نہ ہانکی جاوے۔

ہمارے دل میں تو بہت سی باتیں ہیں لیکن افسوس ہے کہ اُن کے سمجھنے والے بہت ہی کم ہیں۔ یا شاید ہم ہی دنیا میں ایک نرالے آدمی پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہمارے خیالات سے تھوڑے آدمیوں کو ہمدردی اور دلچسپی ہے۔ افسوس کہ نور افشاں میں کسی نے بھی ہمارے خیالات کی تائید نہ کی تمام مضامین ہماری مخالفت میں نکلے۔ لیکن ہم اُن لوگوں میں سے نہیں ہیں جو واکس پاپولی یعنے انبوہ کی آواز کو واکس ڈی آئی یعنے آواز خدا سمجھتے ہیں۔ باوجود تمام مخالفت کے ہم اپنی رائے پر جمے ہوئے ہیں۔ اور اِن سطور میں صرف اتنا ثابت کریں گے کہ گذشتہ دو ماہ میں فی الحقیقت ہمارے ایک خیال کو بھی کسی نے رد نہیں کیا اور نہ اُس کو غلط ثابت کیا۔

ہم نے اپنے مضامین میں ذیل کے دعوے قایم کئے تھے۔

۱۔ مشنریوں پر نکتہ چینی کرتے وقت اکثر دیسی مسیحی سنجیدگی کو بالائے طاق رکھدیتے ہیں۔

۲۔ بعض اُن کی ناجایز تعریف اور خوشامد کرتے ہیں۔

۳۔ اکثر اصحاب کی تحریر سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشنریوں کی صورت سے وہ چلتے اور خار کھاتے ہیں۔ اُن کے احسان کو تو اُنہوں نے بالکل فراموش کر دیا ہے لیکن پھر بھی مطلب کے وقت مشنری کے بنگلہ پر قدم رنجہ فرمانے سے نہیں شرماتے۔

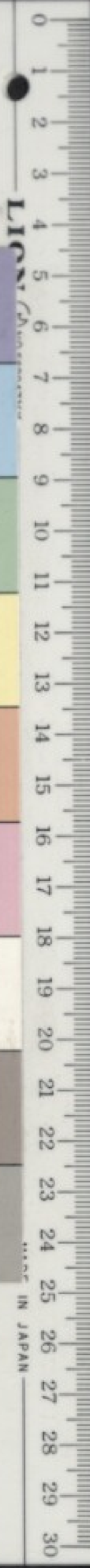
۴۔ خطرہ ہے کہ یورپین مشنریوں اور دیسی مسیحیوں میں سخت ناراضگی پیدا ہو جائے جس کا نتیجہ فریقین کے لئے بُرا ہوگا اور خاصکر فریق دوم کے لئے۔

۵۔ ایک مثال مذکورہ بالا دعووں کی ہم نے مسیحی ماہ مئی سال رواں صفحہ ۱۴۲ سے نقل کی تھی جس سے اپنے مقاصد کو ہم نے پوری پوری طرح ثابت کیا تھا۔ (مسیحی نے ہم کو گدھا تو کہا لیکن اِس مثال اور اُس پر جو کچھ ہم نے لکھا تھا اُس کو بالکل کونین کی کڑوی گولی کی طرح نگل گیا)۔

۶۔ دوسرے مضمون مطبوعہ نور افشاں ۱۷ اگست میں ہم نے پوری طرح ثابت کیا تھا کہ پنجاب چرچ کونسل کی نسبت مسیحی کی ہر ایک رائے بالکل غلط اور اشد درجہ کی مضحکہ خیز ہے۔ کچھ ضروری نہیں کہ اِس مضمون کو ہم یہاں دوہراویں۔ جو چاہے ہمارے اِس مضمون کو پڑھ سکتا ہے اور ہمارے دعوے کی صداقت کو معلوم کر سکتا ہے۔ افسوس کہ مسیحی نے نہ تو ہمارے دعووں کی تردید کی طرف توجہ کی اور نہ اُس میں اتنی جرأت ہوئی کہ علانیہ اپنی غلطیوں کے لئے معافی مانگے۔ خیر حق تو ظاہر ہو گیا ہے اور مسیحی کو بھی یاد رہیگا کہ اُس کی نسبت نکتہ چینی کی زیادہ لیاقت رکھنے والے اشخاص مسیحیانِ پنجاب میں موجود ہیں اور جس وقت وہ ناجایز کلمات چھاپنے کے لئے اپنی قلم اُٹھائیگا اُسوقت اُس کو خواہ مخواہ یاد آجائیگا کہ "فتحگڈھ" ہنوز زندہ ہے۔ اور اُس کا تازیانہ بڑا شدید ہے۔

ستمبر کے مسیحی میں ہمارے مضامین کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن جواب ندارد۔ فقط اتنا لکھا ہے کہ فتحگڈھ نے نفسانیت اور ذاتی عناد ظاہر کرنے کی غرض سے یہہ مضامین چھاپے ہیں۔ اب تمام منصف مزاج کہیں کہ آیا یہہ کوئی جواب ہے۔

نور افشاں مطبوعہ ۱۹ اگست میں پادری فتح مسیح صاحب ہماری طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ اُن کو ایکدفعہ ہم جواب دے چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ اڈیٹر نور افشاں نے ہمارے کُل مضمون کو نہ چھاپا۔ اگر ہمارا مضمون انصاف کے ساتھ بلا کم و کاست چھپتا تو پادری صاحب کی پوری تواضع ہو جاتی۔ بہرکیف پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ فتحگڈھ کا



مضمون واہی اور بیہودہ - اُس کی اُردو مہمل ہے - اُس کی عبارت بودی ہے کوئی جواب نہیں -

نورافشان مطبوعہ ۲۵ ستمبر میں " مسٹر منصف مزاج " سے ہمیں شرف ملاقات حاصل ہوا - وہ فرماتے ہیں کہ فتحگڈھہ کے مضامین لفاظی کا مجموعہ ہیں - فتحگڈھہ طفل مکتب ہے - اس کے خون میں سرحدی غازیوں کا سا جوش ہے - اس کے محاورات بازاریوں کے سے ہیں - جا بجا کے غلیظ استعارہ کو اُس نے استعمال کیا ہے - وہ تہذیب سے بے بہرہ ہے - وہ دانت کچکچاتا ہے - اُس نے نورافشاں کے کالموں کو اپنی طفلانہ تحریرات کا تختہ مشق بنایا ہے - وقس علیٰ ہذا - خیر - شاید اسی کو جواب کہتے ہونگے - اگر مسیحی کے حامیان اتنی ہی لیاقت رکھتے ہیں تو ہم جلد اُس کی مسیحی کی ازندگی کو تلخ کردیں گے اور اُس کو بزور بازو راہ راست پر لے آویں گے - ہم میں اتنی برداشت نہیں کہ کسی کو بے تکی ہانکتے دیکھکر خاموش بیٹھے رہیں +

راقم

فتحگڈھ

نیا گھر

شادی کے بعد جب دُلہا اور دلہن اپنے گھر کیطرف جاتے ہیں تو ایک ملک کے رواج کے موافق لڑکیاں اُن کے راستے پر پھول بکھیرتی ہیں اور وے اُن پھولوں پر سے گذر کر اپنے نئے گھر میں داخل ہوتے ہیں - بعض بعض ملکوں میں گھر کے دروازوں کے آگے سفید کپڑے بچھا دیتے ہیں - اور ہر ایک ملک میں مختلف ایسی رسومات ادا کرتے ہیں جن سے خوشی ظاہر ہوتی ہے اُن رسومات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی شدہ دُلہا اور دلہن خوشی کے ساتھ نئے گھر میں داخل ہوتے ہیں -

جس طرح کہ گنگا کوہ ہمالہ کی سنگین اور تنگ وادی میں سے ہو کے سینکڑوں سدراہوں پر غالب آکے بڑے بڑے پتھروں کو چور کر کے بڑے شور و غل سے ہردوار کے نیچے آکے اپنے جھاگ والے پانی کو کھلے میدان میں ڈالدیتی ہے اسی طرح شادی شدہ زوج مجرد زندگی کی سخت لڑائیوں - سینکڑوں مشکلات اور بلاؤں کو برطرف کر کے محبت کے ایک کھلے ہوئے میدان میں آکر اپنے نئے گھر کے آنگن میں اپنی نئی زندگی کو پھیلا دیتا ہے -

مجرد زندگی زور اور طاقت سے بھرپور ہے جیسا کہ گنگا وادی میں ہے - لیکن اُسے زور اور طاقت پھیلانے کے لئے جگہہ نہیں ملتی - کیونکہ دونوں طرف سنگین دیواریں ہیں اور سامنے راہ بھی تنگ ہے - لیکن شادی شدہ زندگی اگرچہ ویسے ہی زور اور طاقت سے بھرپور ہے تو بھی اُس میں اتنا شور و غل نہیں ہے - کیونکہ اِس زور و طاقت کو کوئی چیز نہیں روکتی ہے - اور جتنا چاہے اپنے آپ کو پھیلا سکتی ہے - اِس لئے شادی شدہ زندگی وسیع میدان میں سے ہو کے آہستہ سے شیریں آواز پیدا کرتی ہوئی آہستہ آہستہ بہتی ہے -

شادی شدہ زندگی ایک نئی اور تبدیل شدہ زندگی ہے - جیسا کہ عالم خواب میں پہاڑوں کی چوٹیاں صبح کی روشنی سے سنہری رنگ کی معلوم ہوتی ہیں اور اُن کا عکس وادی پر پڑتا ہے - ویسا ہی شادی کے بعد کی پہلی صبح چمکیلی اور ملایم اور سایہ دار اور روشن سنہری کرن سے ڈھنپی ہوئی معلوم ہوتی ہے - یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ صبح کی خوشنما روشنی کیسی دھیمی ہوجاویگی اور اُس کی جگہہ رات کی گہری تاریکی پھیلیگی - بلکہ یہہ خیال ہوتا ہے کہ شادی شدہ زندگی کے تمام دن گویا روشنی اور سایہ ملی ہوئی ایک قسم کی خوشوقتی سے گذر جاوینگے سچ سچ ہم بڑی خوشی کے ساتھ نئے گھر کی بنیاد ڈالتے ہیں - اور درحقیقت ہم دونوں ہاتھ میں ہیرے کی کرنی لیکر سونے کی اینٹوں سے اپنی خوشی کا نیا گھر بنانے لگتے ہیں - اگر انسان ناکامل نہ ہوتا - تو سچ مچ شادی کے بعد انسان کا گھر چھوٹے چھوٹے بہشت جیسا ہوجاتا - لیکن ہمارے خواب و خیالات میں کچھ ہی تصور کیوں نہ ہو اور شادی کی پہلی صبح کو ہمارے دل میں کچھ ہی اُمنگ کیوں نہ پیدا ہو - جو سچ پوچھو تو ہم خوشی اور رنج دونوں سے اِس روشنی اور سایہ کی خاندانی زندگی شروع کرتے ہیں ہماری خیالی اور اصلی زندگی میں بہت فرق ہے +

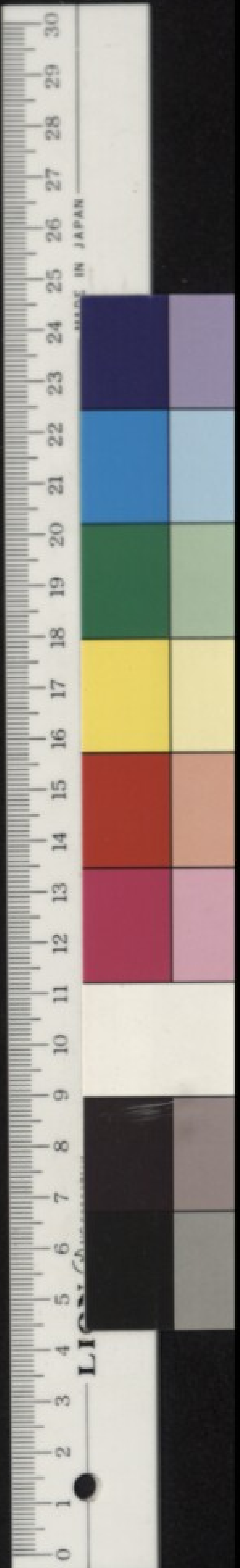
خاندانی زندگی ابتدا میں ایک ملاوٹ شروع ہوتی ہے - جنہوں نے کبھی گنگا اور جمنا کا سنگم (Confluence) دیکھا ہے - اُنہوں نے دیکھا ہوگا کہ بہت دور تک گنگا کا پانی سفید اور جمنا کا نیلا نظر آتا ہے - بعد اِس کے سفید اور نیلا پانی تھوڑا تھوڑا ملتا جاتا ہے اور آخرکار ملتے ملتے دونوں یکساں نظر آتے ہیں اور کچھ فرق تمیز نہیں ہوسکتا - شاید ہر ایک شادی شدہ کا یہی تجربہ ہوگا کہ جیسا کہ اُنہوں نے امید کی تھی کہ یک لخت ہمارا ملاپ ہوجائیگا - سو پورا نہ ہوا بہت عرصہ تک دونوں کی دو مختلف طبیعتیں اس نیلے اور سفید پانی کی طرح علیحدہ علیحدہ رہتی ہیں - اکثر جب تک کہ پہلا بچہ پیدا نہ ہوجائے تب تک یہہ اختلاف کچھ نہ کچھ قایم رہتا ہی ہے - ہمارا پہلا ہی پہلا بچہ خبر نہیں کیا آسمانی خوشی اور مسکراہٹ لیکر ہمارے اِس نئے گھر کے دروازہ پر آتا ہے اور ہمارے دل کی جمی ہوئی برف کو پگھلا دیتا ہے اور دونوں جُدے جُدے دل ایک ہوجاتے ہیں اور ہم دو اور دو یعنے چار ہونٹوں سے اُس کے منہہ کو چومتے ہیں درحقیقت اُس وقت سے

شادی شدہ زوج کا گھر باری بننا شروع ہوتا ہے*

اِس ملاپ کے وقت غلطی ہونا نہایت ہی ممکن ہے سو اِس لئے اِس وقت نہایت ہی ہوشیاری اور دانائی کی ضرورت ہے۔ بہت سے خاندان صرف پہلی ہی غلطی کی وجہ سے برباد ہوئے ہیں۔ بہت سی زندگی کی کشتیاں پہلی غلطی کے غرق شدہ پہاڑ سے ٹکرا کر گہرے سمندر میں ڈوب گئے ہیں۔ بہت سی پہلی غلطیوں نے انسان کی پہلی زندگی کو مہلک زہر سے بھر دیا ہے۔ اِن غلطیوں نے زندگی کے چین و آرام۔ امید اور خوشی کو ہمیشہ کے لئے معدوم کر دیا ہے*

اِس دنیا میں ایسے بھی بہت سے ملعون لوگ ہیں۔ جو کہ شادی شدہ زوج میں نفاق پیدا کرنے کو اپنی خوشی کا بڑا وسیلہ خیال کرتے ہیں۔ وے اُن کے اوپر اس سے پہلی زندگی کی تہمتیں جھوٹ مُوٹ اپنی طرف سے بناتے ہیں۔ بیوی کی بُرائی خاوند کے پاس کرتے ہیں اور خاوند کی بُرائی بیوی کے پاس کرتے ہیں۔ بعض نادان شوہر اور جورو اِن ملعون لوگوں کی جھوٹی باتوں کو یقین کر کے ایک دوسرے سے بدگمان ہو کر اپنی خوشی کے گھر میں آگ لگا دیتے ہیں اور اپنی سونے کی کشتی کو سمندر میں غرق کر دیتے ہیں۔ اِس لئے اِن چغلخور گدھ جیسے مکروہ لوگوں سے ہمیشہ خبردار اور ہوشیار ہی رہنا چاہئے۔ شادی کے بعد شوہر کو جورو کے خلاف اور جورو کو شوہر کے خلاف کوئی بات سُننا روا نہیں ہے۔ صرف کان ہی کو قابو میں رکھنا کافی نہیں ہوگا بلکہ بعض وقت آنکھ اور زبان کو بھی قابو کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ ہر انسان معیوب ہے۔ ہر ایک میں کوئی نہ کوئی نقص ہے۔ ہم کو یہہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ ہماری جوروان خدا کے فردوس کی (Femal-Angels) کی طرح بے عیب ہیں یا ہمارے خداوند خدا کے تخت کے سامنے رہنے والے فرشتوں کی طرح پاک ہیں۔ اِس مٹی کی دنیا میں ہم مٹی کا جسم لیکر پیدا ہوئے ہیں جب ہماری شادی ہوتی ہے تو ہمارا یہہ مٹی کا جسم تبدیل ہو کر فرشتوں جیسا نورانی نہیں بن جاتا۔ سو شادی کے بعد بھی ہم وہی انسان ہیں۔ مادی انسان کی طرح قصور اور خطا کرتے ہیں۔ اگر تم میرے قصور اور خطاؤں کو دیکھ کر برداشت نہ کرو یا میں تمہارے قصور اور خطاؤں کو دیکھکر برداشت نہ کروں۔ تو ہم دونوں کا اکٹھا رہنا ایک مشکل امر ہو جائیگا۔ اِس لئے نہایت تیز نظر سے ایک دوسرے کا عیب دیکھنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ تم دونوں ہی انسان ہو اور خطا اور قصور دونوں ہی کرتے ہو۔ اِس لئے آپس میں ایک دوسرے کو معاف کرنا چاہئے اور اپنے دیکھنے پر بھی اِس طرح سلوک کرنا چاہئے گویا کہ تم نے دیکھا ہی نہیں ہے۔ دیکھی ہوئی بات کو کبھی زبان پر نہ لانا چاہئے۔ بعضوں کی (خاصکر بعض عورتوں کی) عادت ہوتی ہے کہ گھر کی باتیں باہر کہتی ہیں۔ اِن باتوں کو سُننے کے لئے آدمیوں کی کمی نہیں ہے۔ اِن باتوں کے سُننے کے لئے جیسا کہ انسان کے کان انتظار کرتے ہیں۔ ویسے اور کسی بات کو سُننے کے لئے نہیں کرتے۔ اِس لئے جب گھر کے راز باہر فاش ہو جاتے ہیں۔ تو چاروں طرف بدنامی پھیل جاتی ہے۔ عیب جوئی کی عادت کو چھوڑ کر ایک دوسرے کی خوبی تلاش کرنی چاہئے۔ اگر ایک دوسرے کو اُن کی خوبی کی واقفیت اچھی طرح ہو جائیگی تو اُن کی محبت میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ خوبصورتی کا نشہ اور جسمانی خواہشیں چند روزہ ہیں۔ ایک خوبصورت تصویر یا نظارہ کو اگر ہر وقت دیکھتے رہو تو وہ پھر ایسی دلکش نہیں رہتی ہے جیسی کہ پہلے پہلے نظر آتی تھی۔ سو جسمانی خوبصورتی چند روز میں پرانی ہو جاتی ہے اور کبھی جسمانی خوبصورتی بہت عرصہ تک دل کو آسودہ نہیں رکھ سکتی ہے۔ لیکن خوبی ایسی شے نہیں ہے بلکہ بے اندازہ سمندر کی طرح وہ بھی بے اندازہ ہے۔ خوب صورتی میں ڈوب ڈوب کر انسان آخر کار یہہ کہیگا کہ ”بس“ لیکن خوبی میں ”بس“ نہیں۔ خوبی میں جتنا چاہو ڈوبو اُس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اِس لئے اگر ایک دوسرے کی خوبی میں ڈوب سکو تو شادی شدہ زندگی میں خوش رہوگے*

خوبی انسان میں سے خودی کو نکال دیتی ہے۔ جو خوبی کو دیکھنا جانتا ہے وہ خود انکاری کو بھی جانتا ہے۔ شادی کے بعد ملاپ کے معاملہ میں خودی ایک خاص روک ہے جب تک یہہ خودی موجود رہتی ہے تب تک گنگا اور جمن کے پانیوں کی طرح اختلاف برابر چلا جاتا ہے۔ لیکن جس دن خودی نیست ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے یہہ کہیں کہ ”میری نہیں بلکہ تمہاری مرضی پوری ہو“ تو اُس دن گنگا اور جمن کے پانیوں جیسا اختلاف رفع ہو جاتا ہے اُس دن دونوں طبیعتوں کا کامل ملاپ ہوتا ہے۔ تب خاوند اور بیوی ایک تن ہو جاتے ہیں۔ دونوں کی ایک مرضی اور ایک ارادہ ہوتا ہے۔ کسی طرح کی نااتفاقی نہیں رہتی ہے۔ ایک دوسرے سے آپس میں ملکر سارے کار خانگی کو انجام دیتے ہیں۔ جب کہ اِس طرح شادی شدہ زوج ملکر ایک ہو جاتا ہے۔ تب خانگی زندگی میں ایک غیر مغلوب طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اِس طاقت کے سامنے کوئی خانگی بُرائی ٹھہر نہیں سکتی ہے اور سارے دشمن اُس کے جلوے کو دیکھکر اُس سے شرمندہ ہو کر بھاگ جاتے ہیں۔ اُس وقت اگر کوئی رنج یا غم واقع ہو تو خاوند اور بیوی اُس پر غالب آتے ہیں وے روتے ہیں مگر اِس رونے سے وے شکستہ دل نہیں ہو جاتے۔ بلکہ اُن کے آنسو اُن کے دل میں لفظ ”محبت“ کو اور بھی زیادہ مضبوطی سے نقش



کرتے ہیں*

اسوقت یہہ غیر مغلوب طاقت دونوں دلوں کو اٹھا کر خدا کے تخت کے نیچے لے پہنچتی ہے۔ وہاں خاوند اور بیوی اپنی ایک دوسرے کی محبت میں ایک زیادہ بڑی محبت کو منعکس ہوتے دیکھتے ہیں۔ صبح کے وقت جیسے سبز گھاس کی چوٹی پر شبنم کے ذرا سے قطرہ میں اتنا وسیع اور نیلا آسمان منعکس ہو جاتا ہے اسی طرح انسان کی ذراسی محبت میں خدا کی بڑی محبت دکھائی دیتی ہے۔ مسیح اور کلیسیا کی محبت صرف اُسی وقت معلوم ہوتی ہے*

پھر اُس وقت اِس مغلوب نہ ہونے والی طاقت سے دونوں ملے ہوئے دل الٰہی محبت سے عالم کی محبت کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ اُس وقت محبت سے خدمت پیدا ہوتی ہے۔ خاوند اور بیوی اپنی زندگی کو دنیا کی خدمت کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔ اُن کے گھر کے نیچے یتیم اور لاچار پناہ پاتے ہیں۔ اُن کے ملے ہوئے ہاتھ بھوکے کو روٹی۔ پیاسے کو پانی۔ اور مریض کو دوا دیتے ہیں۔ اُن کے ملے ہوئے ہاتھ غمزدوں کے آنسو کو صاف کرتے ہیں۔ اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو ملا دیتے ہیں۔ اُن کی ملی زبانیں دنیا کو نجات کی خوشخبری سناتی ہیں۔ اُن کا چھوٹا سا گھر بیتھنیا کی طرح خداوند کا مہمانخانہ بنجاتا ہے۔ جس گھر میں خداوند سکونت کرتا ہے۔ وہ گھر چھوٹا سا بہشت ہوجاتا ہے۔ اس گھر کے بال بچے چھوٹے چھوٹے پھولوں کے پودوں کی طرح خوبصورتی اور خوشبو سے بھرپور رہتے ہیں*

باقی آیندہ

راقم

پادری۔ بی۔ بی۔ رائے

دُعا مندرجہ انجیل کی نسبت چند خیالات

دُعا

"اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے۔ تیرے نام کی تقدیس ہو۔ تیری بادشاہت آوے۔ تیری مراد (مرضی) جیسے آسمان پر ہے۔ زمین پر بھی بر آوے۔ ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دے۔ ہمارے گناہوں کو بخش کیونکہ ہم بھی ہر ایک کو جو ہمارا قرضدار ہے بخشتے ہیں۔ اور ہمیں آزمایش میں نہ ڈال۔ بلکہ ہم کو بُرائی سے چھڑا"۔

لوقا ۱۱: ۲-۴۔

اِس میں کچھ شک نہیں کہ اکثر ہمارے مسیحی بھائی اِس دُعا کے الفاظ کو جو خداوند نے اپنے شاگردوں کی درخواست پر اُن کو سکھلائی خداوند کی دعا کہکر اپنی دعاؤں کا نمونہ سمجھ کر اپنی دعا کے ساتھ نہ صرف ایک بلکہ بعض بعض چند مرتبہ پڑھنا یا بولنا ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دعا خداوند نے اپنے شاگردوں کو یہودی خیالات و دستورات پر سکھلائی۔ کیونکہ وہ یہودی تھے اور یہودی طریق کو خوب سمجھتے تھے۔ اور اگرچہ وہ مسیح پاس آگئے تھے مگر اِس وقت تک مسیحی تعلیم اور آسمانی باتوں کی حقیقت سے بے بہرہ تھے۔ اِس سبب خداوند اُن کو بچوں کے طور پر تعلیم دیکر حقیقی و رُوحانی تعلیم کے سمجھنے کے لئے تیار کرتا رہا۔ جس کو اُنہوں نے رُوح القدس کے نازل ہونے کے بعد پورے طور پر سمجھا۔

یہہ تو کہنا نہایت بیجا ہوگا کہ ہمارے خداوند نے اپنی تعلیم میں کوئی لفظ بیجا یا بے ضرورت فرمایا۔ مگر ہاں اِس قدر ضرور کہہ سکتے ہیں کہ بعض باتیں اُس کی تعلیم میں "ابتدائی باتیں" کہلاتی ہیں جو اُس وقت کی ضرورت کے موافق فرمائی گئیں جن کی بابت رسول فرماتا ہے "اِس واسطے مسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتیں چھوڑ کر کمال کی طرف بڑھتے چلے جاویں" عبرانی ۶: ۱۔

اگر اِس دعا کے الفاظ کامل تعلیم کے الفاظ ہوتے جن کو اپنی دعاؤں میں ہم کو ہمیشہ استعمال کرنا ضروری ہوتا تو ہمارا خداوند اپنے کام کے آخری زمانہ میں اپنے شاگردوں کو کیوں فرماتا "اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو کہ تم پاؤگے تاکہ تمہاری خوشی کامل ہو" (یوحنا ۱۶: ۲۴)۔ حالانکہ شاگرد اِس دعا کے الفاظ کو اکثر اپنی دعا میں مانگتے رہتے ہونگے۔ علاوہ بریں سوا متی و لوقا کی انجیل کے نہ اور دو انجیلوں میں نہ رسولوں کے اعمال میں نہ رسولوں کے خطوں میں کہیں اِس دعا کا پتا لگتا ہے جس سے معلوم ہو کہ اِس دعا کو اپنی دعا کے ساتھ مانگنا ضروری ہو فرضی امر ہے۔ پس جب ایسا نہیں ہے۔ تو ہم کیوں اِس بات پر زیادہ زور دیں جس کو رسولوں نے مسیح کی "ابتدائی باتیں" سمجھکر چھوڑ دیا۔

اب چند باتیں اِس دعا کے بعض جملوں کی نسبت جن کو ہمارے مسیحی بھائی اپنی دعاؤں کا نمونہ سمجھکر اکثر بولتے رہتے ہیں لکھنی ضروری معلوم ہوتی ہیں تاکہ ہم کو معلوم ہوجاوے کہ وہ ہماری دعاؤں کے نمونے نہیں۔ بلکہ اُن میں سے وہ باتیں ہیں جن کا ذکر پرانے عہدنامہ میں بطور پیشخبری کے مذکور ہوا۔ اور اُن کا ظہور انجیل مقدس سے ظاہر ہونے والا تھا۔ اور بعض اُس وقت کی ضرورت کے موافق تھیں۔ جن کی حقیقت سے شاگرد اُس وقت تک محض ناواقف

تھے۔ چنانچہ

(۱) اَی ہمارے باپ جو آسمان پر ہے

اس میں کچھ شک نہیں کہ ہمارے خداوند نے بھی اپنے شاگردوں کے خیال اور اُن کی لیاقت کے موافق اپنی تعلیم میں خدا کو آسمانی باپ اکثر استعمال کیا۔ کیونکہ جیسا بیشتر مذکور ہوا وہ اُس کی کامل تعلیم کی گہری باتوں کو اس وقت تک سمجھ نہ سکتے تھے۔ چنانچہ ہمارے خداوند نے فرمایا ہے۔ کہ "میری اَور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم اُن کی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی" (یوحنا ۱۶: ۱۲-۱۳)۔ پس جبکہ روح القدس کا بپتسمہ وہ پاچکے (اعمال ۱: ۵) اور روح القدس کلیسیا میں ہمیشہ رہنے کے لئے مسیح کے وعدے کے موافق نازل ہوگیا (اعمال ۲: ۱-۱۳)۔ تو اُس وقت سے اُنہوں نے جان لیا۔ کہ "اُس نے ہم کو اُس کے ساتھ اُٹھایا اور مسیح یسوع میں شامل کئے ہوئے آسمانی مکانوں پر اُس کے ساتھ بٹھایا" (افس ۲: ۷)۔ کیونکہ مسیح جو کلیسیا کا سر ہے (افس ۵: ۲۳) آسمان پر خدا کے دہنے بیٹھا ہے (افس ۱: ۲۰ سے ۲۳)۔ اور ہم سب جنہوں نے بپتسمہ پایا اُس کے بدن یعنے کلیسیا کے عضو ہیں۔ (۱۔ قرن ۱۲: ۱۲-۱۳)۔ پس بدن کا حصہ سر ہے ایسا کہ بغیر سر بدن مُردہ ہے۔ تو اب وہ اور سب جو مسیح پر ایمان لانے سے اُس کے عضو بن گئے اور روحانی طور پر اُس کے ساتھ آسمانی مکانوں میں بٹھائے بھی گئے۔ پھر کس طرح اپنے تئیں اپنے سر مسیح اور آسمانی مکانوں سے جُدا سمجھ کر خدا کو علیحدہ اپنا آسمانی باپ پُکار سکتے ہیں۔ بلکہ وہ رسولوں کے ہم زبان ہوکر اُس کو صرف "آبا یعنے اَی باپ" کہنے سے خوش ہوتے ہیں (روم ۸: ۱۵)۔ جیسا خود ہمارے خداوند نے بھی اپنی دعا کے شروع میں (یوحنا ۱۷: ۱) صرف یہی کہا کہ "اَی باپ گھڑی آ پہنچی"۔ کیونکہ وہ بھی اگرچہ جسم کے طور پر دنیا میں تھا۔ مگر روحانی طور پر اسی وقت آسمان میں خدا کے پاس اُس کی گود میں بھی موجود تھا۔ یوحنا ۱: ۱۸۔

(۲) تیرے نام کی تقدیس ہووے

یسعیاہ ۵: ۱۶ میں لکھا ہے کہ "ربّ الافواج عدالت میں سربلند ہوگا۔ اور خدائے قدوس کی تقدیس صداقت سے کی جائیگی"۔ جس وقت ہمارا خداوند خدا سے جدا ہوکر (متی ۲۷: ۴۶) صلیب پر لٹکا ہوا تھا۔ تاکہ ہم گنہگاروں کے عوض میں اپنا خون بہانے سے خدا کی عدالت کو ہمارے لئے پورا کرے۔ اُس وقت اُس نے فرمایا کہ "پورا ہوا" (یوحنا ۱۹: ۳۰) یعنے نجات کا سب کام پورا ہوچکا۔ پس اُس وقت خدا کی تقدیس صداقت سے پوری ہوچکی۔ کیونکہ وہ ہماری عدالت اپنے اُوپر لیکے صلیب پر مرا۔ (گلاتی ۳: ۱۳-۱۴)۔ اور پھر موت اور شیطان پر غالب آکر (بلند) زندہ ہوا اور آسمان پر خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا (عبرانیوں ۲: ۹۔ مکاشفہ ۳: ۲۱) جس کے سبب ہم عدالت سے نڈر ہوئے۔ جیسا وہ فرماتا ہے کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ وہ جو میرا کلام سُنتا ہے اور اُس پر جس نے اُسے بھیجا ایمان لاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ اور اُس پر سزا کا حکم نہیں (اصلی ترجمہ یوں ہے۔ وہ عدالت میں نہ آویگا) بلکہ موت سے گذر کر وہ زندگی میں پہنچا ہے" (یوحنا ۵: ۲۴)۔ اس لئے رسول کے ہم زبان ہوکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ "اس سے محبت ہم میں کامل ہوئی ہے کہ ہم عدالت میں نڈر رہیں۔ کیونکہ جیسا وہ ہے (مسیح) ویسا ہی ہم اس دنیا میں ہیں" (یوحنا ۴: ۱۷)۔ یعنے نہ ہمارا خداوند گنہگاروں کی عدالت کو اپنے اُوپر لیکر اب کبھی پھر دُکھ سہیگا نہ وُرنہ اُس کے ایماندار (لوگ) دنیا کے ساتھ عدالت کے فتوے میں کبھی شریک ہونگے۔ کیونکہ خدا مسیح کی قربانی کے ذریعہ پھر کبھی اُن کے گناہوں و ناراستیوں کو یاد نہ کریگا (عبرانی ۱۰: ۱۴-۱۸)۔ اس لئے وہ ہر وقت اپنے دلوں میں یوں الاپنے سے مسرور ہوتے ہیں۔ کہ اب

نظم

نہ خطرہ ہے عدالت کا نہ دھڑکا ہے ہلاکت کا
ہمارے سر پہ سایہ ہے خدا کے فضل و رحمت کا
جو کچھ تکلیف ہوتی تھی مسیح نے وہ سہی ساری
نشانہ بھی وہی آخر بنا تیر و مصیبت کا ہے
مسیح اُن سب کے پہلے اپنے مرقد سے اُٹھا ہمدم
ملا ہے بعد مُردن ایک گوشہ جنکو تُربت کا
سرِ نَو اب ہوئے پیدا ہوئے آزاد ہم سارے
بھلے چھوٹے ہیں فتوے سے نہیں کھٹکا عدالت کا

پس جبکہ عدالت میں سربلند ہوکر خدائے قدوس کی تقدیس صداقت سے یوں ہوچکی تو پھر خدا کی کس دوسری تقدیس کے منتظر ہوکر ہم اُسکے لئے التجا کرتے رہیں۔

نوٹ۔ لیکن شاید کوئی ۲ قرن ۵: ۱۰ کو پیش کرکے کہیگا کہ ہم سب کو مسیح کی مسند عدالت کے آگے حاضر ہونا ضرور ہے۔ بیشک یہ ٹھیک ہے۔ مگر عقوبت کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ جب سے وہ مسیح پر ایمان لایا ہے۔ اسوقت سے جو جو اُس نے پسندیدہ کئے ہیں اُنکا اُسکو انعام ملے (۱۔ قرن ۱۴: ۵)۔ اور اگر گھاس پھوس کا اُس نے روا رکھا ہے یعنے نادانی سے بیجا اور فضول کام اُس سے سرزد ہوئے ہیں وہ جل جائیں گے۔ مگر "وہ آپ بچ جائیگا پر ایسا جیسا آگ میں سے" (۱ قرن ۳: ۱۵)۔ مگر یہ واقعہ دنیا کی عدالت سے ایک ہزار برس پہلے واقع ہوگا (مکاشفہ ۲۰: ۵-۷)۔ جب کل ایماندار بدلیوں پر ناگاہ اُٹھ جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند سے ملاقات کریں۔ سو ہم خداوند کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے"
۱۔ تسل ۴: ۱۷+

باقی آیندہ؛

دینی خبریں

سنڈے سکولوں کیلیئے عالمگیر دعا کے دن

اتوار و پیر مورخہ ۱۶ و ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۸ء

سنڈے سکول یونین کی کونسل خادم الدینوں سپرنٹنڈنٹوں اُستادوں اور دیگر دوستوں کی توجہ سنڈے سکولوں کے لیئے عالمگیر دعا کے دنوں کی طرف دلاتی ہی اور امید رکھتی ہی کہ مندرجہ ذیل تجاویز سے حتی الوسع عمل میں لائی جانے کی کوشش کیجاویگی۔

(۱) ۱۶ اکتوبر کو اتوار کے روز ۷ بجے سے آٹھ بجے صبح تک سنڈے سکولوں کے لیئے نج میں دعائیں کیجاویں۔

صبح سکول کے وقت سے پہلے دعا کے لیئے اُستاد فراہم ہوں اور کہ بجائے صبح کے معمولی سنڈے سکول کے اُستاد طالب علم اور جماعت ملکر دعا کریں۔

خادم الدینوں سے درخواست کی جاوے کہ وہ اُس روز سنڈے سکولوں کے دعووں اور اُستادوں کے لیئے تیاری اور اپنے تئیں مخصوص کرنے کی نسبت وعظ کریں۔

بعد دوپہر کے اُستاد اور طالب علم ملکر دعا کا جلسہ منعقد کریں اس عبادت کے وقت والدین بھی بلائے جاویں اور اگر مناسب سمجھا جاوے تو کانٹی نینٹل مشن کے لیئے چندہ لیا جاوے۔

شام کی عبادت کے ختم پر اُستاد بمعہ دیگر مسیحیوں کے خدا کا شکر اور دعا مانگیں۔

---

۱۷ اکتوبر پیر کے روز صبح کو اُستاد اپنے طالب علموں کے لیئے فرداً فرداً دعا مانگیں۔

دن میں کسی وقت ہر ایک سکول کی زنانہ اُستاد دعا اور شکر گذاری کے لیئے جمع ہوئیں اور شام کے وقت ساری جماعت جمع ہووے تاکہ سنڈے سکولوں کے لیئے دعائیں کی جاویں اور درس دیئے جاویں۔

سابق طالب علموں کے بھی خاص جلسے کا بندوبست کیا جاوے۔

اگر ہو سکے تو اُس کے بعد بھی ایک یا دو روز تک شام کو جوانوں کے لیئے خاص عبادت کیجاوے۔

دُعا کے لیئے مضامین

(۱) **تمام دنیا کے سنڈے سکولوں** کے لیئے دعا کی جاوے کہ وہ خدا کے کلام کو دعا مانگ کر پڑھنے والے ہوویں اور خدا کی رُوح اُنکو اس بھاری کام کے زیادہ لایق بناوے۔

(۲) **سینیر طالبعلموں** کے لیئے کہ وہ مسیح کے تابع ہو جاویں اور بُری دنیا کے پھندوں اور آزمائشوں سے محفوظ رکھے جاویں۔

(۳) **جونیر طالبعلموں** کے لیئے کہ وہ نجات دہندہ کے گلے میں برّے کی طرح ہو جاویں اور گڈریئے کی حفاظت میں رہیں۔

(۴) **سکولوں کے افسروں** کے لیئے کہ وہ مسیح کے زندہ خط ہوں کہ جو سب آدمیوں سے جانے اور پڑھے جاویں۔

(۵) **سنڈے سکول یونین اور اُس کی لوکل آگزلیریوں کے لیئے کہ جو قصبوں اور دیہات میں ہیں** کہ خدا اُن کی ہدایت کرے اور اُن کو اقبالمند کرے اور اُن کے روحانی مقصد کو قایم رکھے۔

(۶) **یوروپ اور ہندوستان کے سنڈے سکول مشنوں کے لیئے** کہ اُن کی تعداد بڑھ جاوے کہ اُن کا کام کلیسیاؤں اور قوموں میں ترقی پزیر ہووے۔

(۷) **اس ملک کے لیئے** کہ اُس کے باشندے مسیحی ہو جاویں اور کہ موجودہ بدیاں دور کی جاویں اور خدا کے ڈر سے راستبازی کے قانون بنائے جاویں اور سب لوگ اُن کی تابعداری کریں۔

لوس انجیلاس کی پرسبی ٹری کے متعلق ہر ایک کرسچن انڈیور سوسائٹی فارن مشن کے لیئے چندہ دیتی ہی۔

میکسکو کے بعض حصّوں میں نوشتوں کی بڑی مانگ ہو رہی ہی عورتیں بائبل کے حصّوں کو حاصل کرنے کے لیئے اپنے کپڑے زیورات وغیرہ دینے کو تیار ہیں۔

پہلی اکتوبر ۱۸۹۸ء سے کرسچن بوائیز بورڈنگ سکول اور ہندوستانی مسیحی عورتوں کا میڈیکل سکول دو ماہ کی تعطیلوں کے بعد کھل گیا ہی۔

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن ستمبر ۲۸ - پیرس میں افواہ ہو کہ جنرل کچنر نے میجر مارچنڈ کو اطلاع دی تھی کہ میرا فشودا پر قبضہ کرنے کا ارادہ ہو اور میجر مارچنڈ سے دریافت کیا تھا کہ کیا آپ اعتراض کرنا چاہتے ہیں جس کے جواب میں میجر موصوف نے انکار کیا۔ اس پر سردار نے مصری جھنڈا مع انگریزی کے کھڑا کیا +

جب تک میجر مارچنڈ کی رپورٹ فرنچ گورنمنٹ کو نہ پہنچے اور جب تک ایم کیمبن جدید تقرر شدہ فرانسیسی وزیر لنڈن میں نہ پہنچ جائے کوئی خط و کتابت کی امید نہیں کیجاتی +

لنڈن ستمبر ۲۹ - برٹش فلیٹ ٹاکو سے روانہ ہو گیا ہو اور مقام وی ہی وی کی طرف چلا جا رہا ہو +

لنڈن ستمبر ۲۸ - کینڈیا میں ہتیاروں کا لے لیا جانا بند کیا گیا ہو کیونکہ یہ معلوم ہوا ہو کہ مسلمانوں نے ۲ ہزار مارٹینی اور ۱۰۰۰ سے زیادہ ہی ہینری فورڈ رائفل رکھ چھوڑی ہیں +

لنڈن ستمبر ۲۸ - سانٹو ڈومنگو میں سلطنت جمہوری کی گورنمنٹ نے نیو یارک کی گورنری کرنل روزویلٹ پر نامزد کر دی ہو +

کنونشن مذکور نے مشتہر کیا ہو کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کی ذمہ داری جسنا پر فلپائن کو سپین کو واپس کرنے سے ہمکو روکتی ہو +

بمبئی ستمبر ۲۹ - کل بمبئی میں تمام دیگر سببوں اور پلیگ سے بھی زیادہ اموات کی تعداد ترقی پر ہوئی ہو یعنی ۴۴ وارداتیں اور ۳۰۳ اموات صرف وبا کی ہوئی ہیں +

رپورٹ کی گئی ہو کہ سر ہربرٹ کچنر اکتوبر میں مصری فوج کی کمانڈ سے دست بردار ہونگے اور جنرل ہنٹر اُن کے بعد سرداری کے عہدے پر مقرر ہونگے +

لنڈن ستمبر ۲۹ - اخبار ٹائمس کا پیکین کا نامہ نگار تار دیتا ہو کہ ایک فرمان جاری ہوا ہو جس میں شہنشاہ چین کی بیماری کی ترقی کی نسبت افسوس ظاہر کیا گیا ہو اور تمام صوبجات سے حکیم بلائے گئے ہیں +

لنڈن ستمبر ۲۹ - جاوو بادشاہ کینڈیا کے باہر ترکی افواج کو لیجانے اور ضمیمہ زن کرنے پر راضی ہو گیا ہو۔ کرنل جرمسانڈ کینڈیا پر قبضہ اُس وقت کریگا جب امدادی فوج پہنچ جاویگی +

لنڈن ستمبر ۲۹ - ملکہ ڈنمارک راہی ملک بقا ہوئی ہیں +

لنڈن ستمبر ۳۰ - اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا قاہرہ کا کارسپانڈنٹ تار دیتا ہو کہ سردار کچنر نے مقام فشودہ میں پہنچتے ہی میجر مارچنڈ کو رسد دی میجر موصوف نے خوشی سے اسکو قبول کیا کیونکہ اگر وہ قبول نہ کرتے تو اُس کو مجبوراً اُسی جگہہ کو چھوڑنا پڑتا +

میجر مارچنڈ فرانس کی گورنمنٹ کی جانب سے فشودہ پر قبضہ کرنے کے اختیار کی تحریر کو دکھانے سے قاصر رہا ہو +

بیان کیا جاتا ہو کہ سر ہربرٹ کچنر اغلباً سوڈان کے اول گورنر جنرل مقرر کئے جاوینگے +

لنڈن ستمبر ۳۰ - بیان کیا جاتا ہو کہ چین میں چھ مصلح قتل کئے گئے ہیں +

یونائیٹڈ سٹیٹس کی بحری فوج کا تخمینہ سال آیندہ کے لئے چار کروڑ ستر لاکھ ڈالر کا کیا گیا ہو۔ یہ سب سے بڑی رقم ہو جو کبھی بھی امریکہ نے اس کام کے لئے منظور نہ کی تھی +

بمبئی اکتوبر یکم - کل وبا سے ۳۵ وارداتیں اور ۴۲ اموات کی رپورٹ ہوئی ہو +

لنڈن اکتوبر یکم - سر کلاڈ میکڈونلڈ انگریزی سفیر مقیمہ پیکن کے ایک مراسلہ میں بیان کیا گیا ہو کہ چینیوں کے ایک گروہ نے مسٹر مار ٹیمور انگریزی وکلا کے ایک ممبر پر حملہ کیا اور پتھروں سے مارا جب کہ وہ ایک لیڈی کے ساتھ گھر کو واپس آ رہا تھا۔ مذکورہ بالا گروہ نے اُس کے بعد بعض امریکن مشنریوں پر حملہ کیا اور نیز امریکن وکلا کے چینی سکریٹری پر حملہ کیا اور اُس کی پسلی کی ہڈی توڑ دی۔ سر کلاڈ میکڈونلڈ نے چینی حکام کے روبرو بڑے زور سے پروٹسٹ کیا ہو +

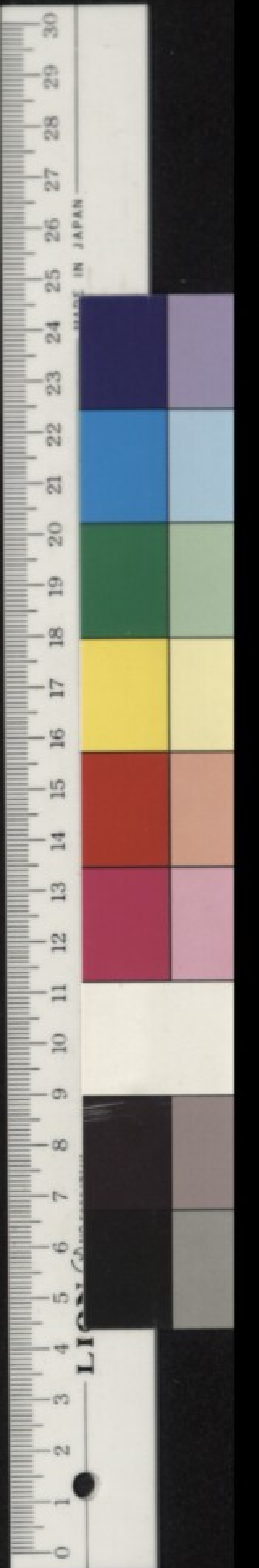
لنڈن اکتوبر یکم - فرانسیسی گورنمنٹ نے میجر مارچنڈ کی رپورٹ کے انتظار کئے بغیر فشودہ کے معاملہ پر گفتگو کرنا منظور کر لیا ہو +

لنڈن اکتوبر یکم - خدیو مصر سلطان کی ملاقات کے واسطے قسطنطنیہ میں پہنچگیا ہو

لنڈن اکتوبر ۲ - شنگہائی میں ایک اشتہار چھپا ہو کہ شہنشاہ چین نے ۲۱ ستمبر کو خودکشی کی ہو مگر یقین کیا گیا ہو کہ اُس کو کسی نے قتل کیا ہو +

پیکین میں بھیڑ کے زیادہ جمع ہو جانے کے باعث روسی وکلا کی جماعت نے پورٹ آرتھر سے کاسک کی ایک کوتل منگوائی ہو۔ سر کلاڈ میکڈونلڈ نے وی ہی وی سے ۲۵ جہازی سپاہیوں کو طلب کیا ہو +

لنڈن اکتوبر ۲ - سپین اور امریکہ کی صلح کی کانفرنس نے کل سے پیرس میں اجلاس شروع کیا ہو اول کمیشن کی



مضامین مفید المبتدین

کشمیر

مقام دومیل پر مہاراجہ صاحب کا ریسٹ ہوس ہے اور اُس کے بعد دریائے جہلم بہت تُندی کے ساتھ اونچائی سے نیچے کو بہتا ہے۔ پھر بہت سی جگہیں ایسی ہیں جہاں کہ مسافر لوگ اکثر راتیں بسر کرتے ہیں۔ لیکن شاید یہاں پر ایسا سلسلہ جاری کرنا زائد الطلب ہوگا۔ فقط ناظرین کو چلتی چلتی باتیں بتانے سے غرض ہے۔ اگر کسی کو کشمیر اور اُس میں داخل ہونے کے مختلف دروں کی واقفیت حاصل کرنی منظور ہو تو بہتر ہوگا۔ کہ ان صاحبان ڈاکٹر نیو (Neve) صاحب کی کتاب بنام گائڈ ٹو کشمیر وغیرہ (Guide to Cashmir) کا مطالعہ فرماویں۔ گڑھی کے قریب جہاں ڈاک بنگلہ ہز ہائینس دی مہاراجہ آف کشمیر (His highness, the maharaja of Cashmir) کا ریسٹ ہوس (Rest-house) ہے جنس کے چمڑے کے رسوں کا ایک لٹکتا ہوا پل ہے جس پر سے گذرنا مشق اور دلیری کا کام ہے ورنہ بعض لاڑواں کی طرح دم بخود ہو کر دریا کے پانی پر سوار ہو عالم بقا کو چل پڑتے ہیں۔ ایسے پلوں پر گذرتے وقت اپنی نظر ہمیشہ دوسرے کنارے پر جہاں جانا ہو رکھنی چاہئے۔ اگر نیچے پانی کی طرف دیکھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھی پانی کے ساتھ بہتے جاتے ہیں۔ اس لئے ثابت قدمی کی عدم موجودگی کے سبب سراسر پار ہونے کا بڑا خطرہ ہے۔ اب اس سے بائبل اور نیچر کی مطابقت کا سبق سیکھئے۔ جب مسیح خداوند گینسرت کی جھیل میں کشتی کی طرف پانی پر چلتے آتے تھے جس میں کہ پطرس اور دوسرے شاگرد تھے۔ تو پطرس نے کہا کہ اے خداوند اگر تو ہے تو فرما کہ میں پانی پر چلوں اور خداوند نے فرمایا۔ کہ آ۔ تب وہ جھٹ نکلا اور چلنے لگا۔ اور جب تک اُس کی نظر مسیح کی طرف رہی وہ نہیں ڈوبنے لگا۔ لیکن جب اُس نے دیکھا کہ نیچے پانی ہے اور مسیح پر سے نظر ہٹا پانی کی موجوں اور ہوا کی تیزی کی طرف دیکھا تو ڈوبنے لگا۔ غور فرمایئے جب تک پطرس کی نظر مسیح پر تھی جو کہ ڈوبنے کا سہارا اور سلامتی کا خداوند ہے تب تک وہ نہیں ڈوبا۔ لیکن جب پانی اور خطرے کا خیال کیا تو ڈوبت ڈوبت ہونے لگی۔ اور "اے خداوند مجھے بچا" کی نوبت آئی۔ دریا کا کنارہ سلامتی کی جگہہ مسیح خداوند ہے۔ اور نیچے پانی اور خطرہ ہے۔ ایماندار کے لئے ثابت قدم کے لئے جس کی آنکھیں ہمیشہ منزل مقصود یعنے (Ideal) پر ہیں خداوند کی مدد سے حفاظت موجود ہے لیکن بے ایمانی کا کچھ چارہ نہیں۔ جہلم کے دریا کے آر پار جہاں کہیں لوگوں کی آمد و رفت بہت ہوتی ہے وہاں ایسی ہی تین چار پلیں ہیں۔ کشمیر کی طرف سڑک اُوپر اُوپر چڑھتی جاتی ہے۔ رام پور میں مہاراجہ صاحب نے ایک کارخانہ بڑے بڑے دیار کے درخت چیرنے کا بنایا ہوا ہے جس کے نزدیک اچھے خاصے اونچے پہاڑ ہیں جن پر اکثر برف رہتی ہے اس سے پچھلی طرف مقام اوڑی کے قریب سکھوں کا قلعہ ہے اور اُس کے بعد بارہ مولا واقع ہے۔ جو کہ راولپنڈی اور سرینگر کے رستہ میں ایک تجارت گاہ ہے۔ بارہ مولا سے پہلے پرانے مندر ہیں جن کو دیوؤں پریوں کے مکانات کہتے ہیں۔ ان کو دیکھکر پرانے لوگوں کی کاریگری کا عجیب نقشہ دل میں آتا ہے کہ کس طرح سے اتنے بڑے پتھروں کو انہوں نے تراشا اور پھر کس کل سے اُوپر جمایا۔ ایسے ہی اور بھی بہت سے مندرات ہیں جو کہ ہمارے دیکھنے میں آئے جن کا ذکر ترتیب وار اپنی باری پر کیا جائیگا۔

بارہ مولا سے دریا کشمیر کی مشہور وادی میں سے آہستہ آہستہ بہتا ہے۔ اور اس طور پر کشمیر میں کشتیوں کی اتنی بہتات ہے کہ اکثر لوگ اسی طرح کشمیر کی سیر اُڑاتے ہیں۔ یہاں سے گلمرگ کو رستہ جاتا ہے۔ یہہ جگہہ نہایت نفیس اور حکام ملک کے نہایت دل پسند ہے۔ کشمیری لوگ جہلم کو وت کہتے ہیں جو کہ سنسکرت لفظ وِستا (دریا) کا بگاڑ ہے۔ دریا مذکور جھیل وُلر میں سے ہو کے بہتا ہے جو ہندوستان میں سب سے بڑی جھیل ہے اور کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں یہہ ساری وادی جھیل تھی کیونکہ اب سوکھی زمین میں پرانے سنگھاڑے بعض وقت دستیاب ہوتے ہیں جو کہ اس امر کا صلہ ثبوت ہے۔ اس وادی کا عجیب نظارہ ہے جس کو دیکھکر خدا کی خدائی عجیب اثر اور گرفت کرتی ہے۔ اِردگرد پہاڑ ہیں بیچ میں دریا نالے اور جھیلیں موجیں مارتی ہیں نہ گرد ہے نہ طوفان ہے موسم گرما میں نہ زیادہ گرمی ہے نہ سردی۔ درختوں کی عجیب بہار ہے سڑکوں پر چنار ہے۔ سپیدہ کا خوب سماں ہے عیش و عشرت کا زمان ہے۔ شعر

کہیں ہے چنار اور سپیدہ لگا
کہیں ہے جھیل کہیں موتیا

آبی پرندے سنا سب شکار بہتایت سے ہیں سلسلہ پیر پنجال برف کا لدا ہوا نظر آتا ہے۔ سیب اکشمیری جو شام ناشپاتی (بنگ) آڑو و انگور وغیرہ میوے بہت کثرت سے ہیں اور سنگھاڑے مچھلی دیگی یہاں کی خاص اشیاء خوردنی ہیں +

باقی آئندہ

خلقت کی پیدائش کا مقصد اوّل کیا ہی

میں نے ان لوگوں کو اپنے لئے بنایا وے میری ستائش کرینگے۔ ای پیارے ناظرین سب اِس بات کو مانتے ہیں اور انکار نہیں کرتے کہ خدانے ہر ایک مخلوق کو خلق کیا ماسوائے چند ایک کے (دہریہ) مگر اِس بات سے بخوبی واقفیت نہیں رکھتے کہ اِس کے پیدا کرنے کی کیا غرض تھی بعضے اپنے ناقص خیال سے یہہ نتیجہ نکالتے کہ اگر پیدا نہ کرتا تو اُس کی قدرت ظاہر نہ ہوتی یا قادر مطلق معلوم نہ کرتے بعضے خیال کرتے کہ خدا ہمہ اوست ہی اِس لئے یہہ امر ضروری تھا کہ خلقت کو پیدا کرتا جبتک یہہ نہ ہو خدا ہمہ اوست ہو نہیں سکتا۔ بعضے خیال کرتے کہ خدا چونکہ تمام خیرخواہی ہی اِس لئے یہہ امر ضروری اور لابدی تھا کہ خیرخواہی کا مقصد ہو اور وہ مقصد خلقت کی پیدائش ہی۔ بیشک انسان اپنے وہمی خیالات کے ذریعہ بہت کچھ خیال کر سکتا ہی کہ یوں ہو وُوں ہو۔ نہ تو کوئی ایسا ضروری امر اِس بات کا مانع تھا کہ جبتک خدا دنیا کو خلق نہ کرے اُسکی ذات کامل ہو نہیں سکتی۔ اور نہ ہی خدا سب چیزوں میں پایا رکھتا ہی جیسے کہ ہمہ اوست خیال کرتے یہہ سب خدا کے کمال کا اظہار ہی۔ فرض کیجیے کہ ایک گھمار برتن بناتا اور کاریگر ایک لکڑی سے کوئی چیز بناتا ہی کیا اب ہم خیال کریں گھمار برتن ہی اور لکڑی کاریگر ہی ہرگز ہرگز یہہ درست نہیں بلکہ ہر دو اشیا اُنکی کاریگری کا اظہار ہیں۔ بایں ہمہ عالم کی پیدائش خداوند کی حکمت کا اظہار ہی نہ کہ غرض۔ ای ناظرین عقل سے ہم اچھی طرح دریافت نہیں کر سکتے کہ دنیا کی غرض خلق میں کیا تھی۔ یہہ سب باتیں ہم خدا کے کلام سے دریافت کر سکتے کہ اُس کی کیا غرض ہی اور انسان کے اور اُس کے درمیان کیا تعلق ہی اور اُسکا انجام کیا ہی۔ اور خداوند کا کلام سکھاتا ہی کہ خدا کا جلال اُسکی کمالیت کا ظہور اُسکے سب کاموں کا مقصد اوّل تھا جسکی بابت پولوس رسول قرنتیوں کو ایک خط میں یوں

سے فرماتا ہی کہ تم کھاتے یا پیتے جو کچھ کرتے ہو خدا کے جلال کے لئے کرو۔ اور داؤد زبور کی کتاب میں کہتا ہی کہ افلاک خدا کا جلال ظاہر کرتے اور فضا اُسکی دستکاری بیان کرتی ہی اور پھر دوسری جگہہ کہتا ہی کہ جب میں آسمان پر دھیان کرتا جو تیرے ہاتھ کے کام ہیں تو کیا انسان ہی کہ تو اُسکو یاد کرے گویا کہ ہر ایک مخلوق کیا آسمانی کیا زمینی سب کے سب اُسکا جلال ظاہر کرتے ہیں تو کیا انسان اُسکے جلال کو ظاہر نہ کرے۔ اگر ہم اپنے وجود پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم میں دو چیزیں ہیں ایک بدن جو کہ خاکی ہی اور ایک روح جو کہ روحانی ہی اور ہم سب کا یہہ عقیدہ ہی کہ روح غیرفانی نادیدنی چیز ہی۔ اور بدن دیدنی اور فانی چیز ہی اگر دونوں اکٹھے ہیں تو زندگی ہی گویا کہ خدا نے اُنکے متحد رہنے کی غرض زندگی رکھی ہی اگر ایک دوسرے سے جُدا ہو تو موت (انسانی محاورہ) ہی اور پھر ذرا خیال کرو یہہ ہمارے عضو کیسے خوب صورت دکھائی دیتے ہیں مگر اُنکے پیدا کرنے کی بھی خدا نے غرض رکھی ہی کہ انسان ان سے اپنے کام کاج کرے اور خوش رہے گویا کہ ہمارے وجود خدا کے جلال کا اظہار کرتے ہیں تو کیا ایسا نہ کریں۔ ای ناظرین ذرا خداوند کی آواز پر نگاہ کرو کہ کس غم و افسوس بھرے الفاظ سے خداوند اپنی نافرمانبردار قوم کا اظہار کرتا ہی۔ سُن ای آسمان اور کان لگا ای زمین کہ خداوند نے یوں فرمایا ہی۔ لڑکوں کو میں نے پالا اور پوسا پر اُنہوں نے مجھ سے سرکشی کی۔ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہی اور گدھا اپنے صاحب کی چرنی کو لیکن بنی اسرائیل نہیں جانتے میرے لوگ کچھ نہیں سوچتے۔ افسوس جب کہ خداوند ہماری ہر ایک بات کے لئے بندوبست کرتا ہماری خوراک کے لئے میوجات پیدا کرتا اور ہماری فصلوں کے لئے وقت پر مینہہ برساتا اور پوشاک کے لئے بندوبست کرتا۔ تو کیوں ہم فکر کریں اور اُسکے حکم کو چھوڑ کر جھوٹے دیوی دیوتاؤں کو جن میں کچھ سامرتھ ہی نہیں کہ ہمارے لئے کسی چیز کے مہیا کرنے کا اقتدار رکھیں تو کیا فایدہ کہ ہم خدا کے جلال سے جو

محبت کا وجود ہی انکار کریں اور اپنی مکتی مارگ دیوی دیوتاؤں سے طلب کریں۔ افسوس ایسی قوم پر۔ ای ناظرین خداوند بڑی خوشی اور پُرجوش آواز سے فرماتا ہی۔ کہ تم اگلی چیزوں کو یاد نہ کرو اور قدیم باتوں کو سوچتے نہ رہو۔ دیکھ میں ایک نئی چیز کرونگا اب وہ نمود ہوگی کیا تم اُس پر ملاحظہ نکروگے۔ ہاں میں بیابان میں ایک راہ اور صحرا میں ندیاں بناؤنگا کہ وے میرے لوگوں کو میرے برگزیدوں کے پینے کے لئے ہوویں۔ وہ نئی شی خداوند مسیح ہی + فرمانین۔ بائبل ٹیچر سنگوئی

ضرورت

ہم کو ایک عیسائی یا ہندو اُستاد کی جو جونیر سارٹیفکیٹ رکھتا ہو۔ ضرورت ہی۔ گھر اُسکے رہنے کیواسطے مفت ہوگا اور ۵ ماہ اُسکو چمبہ اور ۷ ماہ ڈلہوزی میں کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ روپیہ (Rs 25) دیئگے۔ سایل معہ اپنے سارٹیفکیٹ کے ذیل کے پتہ پر۔ ۱۵ اکتوبر سے پہلے عرضی بھیجدے۔

ملک۔ ایم۔ این حق ہیڈ ماسٹر مشن سکول چمبہ ؎

اعلان ؎

ہمارے پاس اکثر کتاب امہات المومنین کیلئے درخواستیں آتی ہیں اور ہمکو بار بار جوابی پوسٹ کارڈ لکھنا پڑتا ہی کہ یہہ کتاب ہمارے مطبع میں موجود نہیں ہی اب ہم بذریعہ اِس اعلان کے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ یہہ کتاب نہ ہمارے پاس بغرض فروخت موجود تھی اور نہ ہی۔ نیز یہہ خبر دیجاتی ہی کہ ضمیمہ بجواب ازواج مطہرات مصنفہ سر سید احمد مرحوم چھپکر تیار ہو گیا ہی۔ اُسکی قیمت صرف ۲ مع محصول ڈاک ہی۔ جو صاحب اسکو خرید نا چاہتے ہیں وہ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ ویلیو پے ایبل پوسٹ سے طلب کرنا کتاب کی قیمت کو دوگنا کرنا ہی۔ منیجر نور افشاں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؎

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب ایڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا ؎